

## از عدالت اعظمی

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، پونا

بنام

بلدانا ڈسٹرکٹ مسین کلاتھ اسپورٹس گروپ

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس - افراد جماعت کے ذریعے کاروبار - مشترکہ بنیادوں پر منافع کا تعین اور اشتراک -  
اگر افراد انجمن - انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 3-

کپڑے کی تقسیم کے لیے ایک اسکیم ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے تیار کی تھی جس نے افراد کے ایک جماعت کو ملوں سے کپڑے کی درآمد اور خوردہ فروشوں میں تقسیم کرنے کے لیے واحد ایجنٹ کے طور پر مقرر کیا تھا۔ اگرچہ مختلف ادوار کے لیے گروپ کو مختلف طریقے سے تشکیل دیا گیا تھا، لیکن اراکین میں سے ایک، فرم 'اچ' ایک مشترکہ رکن رہا۔ کاروبار کے منافع کو گروپ کے اراکین کے درمیان ان کے ذریعے دیے گئے سرمائے کے تناسب سے تقسیم کیا جاتا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22 (4) کے تحت نوٹس جاری کیا، اور اکاؤنٹس کی کتابوں کو پیش کرنے پر مدعا علیہ کا "افراد انجمن" کے طور پر جائزہ لیا۔ ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ اس سے پہلے کہ افراد کے ایک گروپ کو "افراد انجمن" کہا جاسکے، یہ قائم کرنا ہوگا کہ وہ "شراکت داروں کی نوعیت" میں تھے، جو کہ فوری معاملے میں ایسا نہیں تھا، کیونکہ گروپ کے اراکین کو ڈپٹی کمشنر نے درآمد کنندگان کے طور پر مقرر کیا تھا۔ گروپ کی شرکت کو آزادانہ مرضی سے نہیں بلکہ مجبوری کے تحت قرار دیا جاسکتا تھا اور اس لیے وہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 کے معنی میں "افراد انجمن" نہیں تھے۔

یہ مانا جاتا ہے کہ جہاں کوئی کاروبار چلایا جاتا ہے اور مشترکہ بنیاد پر منافع کا تعین کیا جاتا ہے، اور پھر گروپ کے ہر رکن کے ذریعے دیے گئے سرمائے کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے، وہ گروپ "افراد انجمن" ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ منافع پیدا کرنے والی اسکیم ڈپٹی کمشنر کے کہنے پر یا اس کے اختیار میں تھی یا اس نے گروپ بنانے والے اراکین کا تقرر کیا تھا۔

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی نارٹھ بنام اندر ابا ل کرشنا، (1960) 3 ایس سی آر 513، کا حوالہ دیا گیا۔

محمد نور اللہ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، (1961) 3 ایس سی آر 515، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : 1960 کی دیوانی اپیل نمبرات 41-44۔

13 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، سابق ناگپور ہائی کورٹ کے متفرق 1954 کا دیوانی کیس نمبر 27۔

اپیل گزار کی طرف سے کے این راجا گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

جواب دہندہ کی طرف سے جے ایم ٹھاکر، ایس این اینڈ لے، رامیشور ناتھ، پی ایل دوہرا اور جے بی دادا پنچھی۔

6 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ انکم ٹیکس میں کمشنر انکم ٹیکس کی طرف سے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66۔ اے (2) کے تحت کی گئی چار اپیلیں ہیں (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)۔ فیصلے کے لیے سوال یہ ہے کہ کیا مدعا علیہ ایکٹ کے دفعہ 3 کے معنی میں "افراد انجمن" ہے۔

یہ اپیلیں دو انکم ٹیکس کے جائزوں اور دو اضافی منافع کے ٹیکس کے جائزوں سے متعلق ہیں۔ سابقہ بالترتیب 1 فروری 1945 سے 30 ستمبر 1945 اور 1 اکتوبر 1945 سے 21 اگست 1946 تک کے مالی سالوں کے مطابق 1946-47 اور 1947-48 سالوں کے لیے، مؤخر الذکر قابل وصول مالی ادوار 1 فروری 1945، 30 ستمبر 1945، اور 22 اکتوبر 1945، 31 مارچ 1946 کے حوالے سے ہیں۔ اضافی منافع ٹیکس اپیلوں کا فیصلہ انکم ٹیکس اپیلوں کے فیصلے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔

اب حقائق بیان کیے جاسکتے ہیں 1945: میں بلدانہ کے ڈپٹی کمشنر نے اپنے ضلع میں کپڑے کی تقسیم کے لیے ایک اسکیم تیار کی اور سی پی کی حکومت کی منظوری سے چار افراد کو مقرر کیا، یعنی۔ حاجی احمد حاجی علی اینڈ کو، بھانجی کو وارجی، ترمبکال ترمبھون داس اور دیوالال رنگولال ہندوستان میں مختلف مقامات پر ملوں سے کپڑے کی درآمد اور خوردہ فروشوں کو

تقسیم کرنے کے واحد ایجنٹوں کے طور پر۔ ان میں سے دو حاجی احمد حاجی علی اینڈ کمپنی اور بھانجی کو وارجی نے یکم فروری 1945 سے ستمبر 1945 کے آخر تک کاروبار جاری رکھا۔ ان افراد کے ذریعے دیے گئے سرمائے کے تناسب سے کاروبار کے منافع کو ان دونوں افراد کے درمیان تقسیم کیا گیا۔ ستمبر 1945 کے بعد درآمد کنندگان کے گروپ میں تبدیلی آئی اور کچھ دوسرے بھی اس گروپ میں شامل ہو گئے اور اس کے بعد کے عرصے کے منافع کو اسی طرح گروپ کے اراکین کے درمیان تقسیم کیا گیا جیسا کہ اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کے ذریعے دیے گئے سرمائے کے تناسب سے تشکیل دیا گیا تھا۔ 12 مارچ 1947 کو انکم ٹیکس افسر نے قانون کی دفعہ 22(2) کے تحت مدعا علیہ کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں اس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ تشخیصی سال 1946-47 کے لیے گروپ کی آمدنی کا ریٹرن جمع کرائے۔ یہ حاجی احمد حاجی علی اینڈ کمپنی کو پیش کیا گیا تھا لیکن اس فرم نے یہ کہتے ہوئے کوئی ریٹرن پیش نہیں کیا کہ گروپ کے اراکین کے درمیان معاہدے کی کوئی پرائیویٹی نہیں تھی۔ اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 22(4) کے تحت ایک نوٹس جاری کیا گیا اور کتابوں کو پیش کرنے پر، انکم ٹیکس افسر نے ستمبر 1945 کو ختم ہونے والے سال کی آمدنی کا پتہ لگایا اور ایکٹ کی دفعہ 23(4) کے تحت انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ذمہ داری کا اندازہ لگایا۔ انہوں نے مدعا علیہ کا اندازہ انکم ٹیکس اور اضافی منافع ٹیکس دونوں کے مقاصد کے لیے "افراد کی انجمن" کے طور پر کیا۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت ایک درخواست کو انکم ٹیکس افسر نے مسترد کر دیا تھا۔ اسی طرح سال 1947-48 کے لیے ایک نوٹس دوبارہ جاری کیا گیا اور حاجی احمد حاجی علی اینڈ کمپنی کو پیش کیا گیا اور اسی طرح اس گروپ کا اندازہ انکم ٹیکس سے وابستہ افراد کی انجمن کے طور پر کیا گیا اور اس کا اندازہ 22 اکتوبر 1945 سے 31 مارچ 1946 کی مدت کے لیے اضافی منافع ٹیکس کے طور پر بھی کیا گیا، اور اس مدت کے حوالے سے بھی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت ایک درخواست مسترد کر دی گئی۔

انکم ٹیکس اور اضافی منافع ٹیکس کی تشخیص کے احکامات کے خلاف اپیلیں لی گئیں لیکن انہیں اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اپیلوں کو انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں لے جایا گیا لیکن انہیں بھی 18 اپریل 1950 کے ایک حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا گیا۔ ہائی کورٹ کو حوالہ دینے کی درخواست کو ٹریبونل نے مسترد کر دیا تھا لیکن ہائی کورٹ سے ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت حکم حاصل کیا گیا اور چار سوالات کو ہائی کورٹ کو بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ اپیلوں کے لیے متعلقہ سوال درج ذیل ہے۔

"کیا معاملے کے حقائق اور حالات کے تحت، بلدانا ڈسٹرکٹ مین کلا تھا امپورٹرز گروپ نے انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 4 کے معنی میں افراد کی ایک ایسوسی ایشن تشکیل دی تھی، اور اس حیثیت میں انکم ٹیکس اور اضافی منافع ٹیکس کا اندازہ لگانے کا ذمہ دار تھا؟"

ٹریبونل کے 18 اپریل 1950 کے حکم سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف ادوار کے لیے کپڑا درآمد کرنے والا گروپ مختلف طریقے سے تشکیل دیا گیا تھا لیکن حاجی احمد حاجی علی اینڈ کمپنی ایک مشترکہ رکن تھی۔ کاروبار سے متعلق کتابوں کی دیکھ بھال حاجی احمد حاجی علی اینڈ کمپنی کرتی تھی اور ہر بار گروپ کے اجزاء میں تبدیلی آنے پر ان کے ذریعے کتابوں کا الگ سیٹ برقرار رکھا جاتا تھا اور ان کاروباری اداروں سے حاصل ہونے والے منافع کو مختلف افراد کے درمیان تقسیم کیا جاتا تھا جنہوں نے مادی اوقات میں گروپ تشکیل دیا تھا۔ ٹریبونل کے سامنے یہ دعویٰ کیا گیا کہ کوئی "افراد انجمن" نہیں ہے اور درآمد شدہ کپڑا ان درآمد کنندگان کو جاری کیا گیا تھا جنہوں نے اپنے کھاتے پر کپڑا فروخت کیا تھا۔ تاہم ٹریبونل نے پایا:-

”کھاتے خود ظاہر کرتے ہیں کہ کپڑے کی درآمد اور تقسیم مشترکہ بنیادوں پر کی گئی تھی۔ خریداری مشترکہ کھاتے پر ہوتی تھی، فروخت مشترکہ کھاتے پر ہوتی تھی، منافع کا تعین پہلے مشترکہ کھاتے پر کیا جاتا تھا اور پھر منافع کے ان کے منفقہ حصے کے مطابق تقسیم کیا جاتا تھا۔ ہماری رائے میں افراد کی انجمن کی حیثیت کے بارے میں صحیح اندازہ لگایا گیا ہے۔“

ہائی کورٹ نے، جب ٹریبونل کی طرف سے مقدمے کے بیان کے بعد معاملہ اس کے پاس گیا تو کہا کہ اس سے پہلے کہ افراد کے ایک گروپ کو "افراد کی انجمن" کہا جاسکے، یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ شراکت داروں کی نوعیت کے تھے، یعنی اپنی مرضی یا آزاد مرضی کے گروپ کے ممبران منافع کمانے کے لیے کسی منصوبے میں شامل ہوئے تھے۔ چونکہ گروپ کے اراکین کو ڈپٹی کمشنر نے درآمد کنندگان کے طور پر مقرر کیا تھا، اس لیے ان کی شرکت کو آزادانہ مرضی سے نہیں مانا جاسکتا تھا لیکن یہ مجبور تھا اور اس لیے وہ ایکٹ کے معنی میں "افراد کی انجمن" نہیں تھے۔ ہائی کورٹ نے مختلف مقدمات کا حوالہ دیا اور ان پر انحصار کیا جن کا کوئی حوالہ دینا ضروری نہیں ہے۔

اس عدالت نے کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی نار تھ بنام اندر ابال کرشنا اور محمد نور اللہ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس میں 18 جنوری 1961 کو فیصلہ کیا تھا، جہاں کاروبار ایک یونٹ کے طور پر اور تمام فریقوں کی رضامندی سے کیا گیا تھا جو متوفی محمد عمر صاحب کے وارث تھے اور اس مدت کے دوران جب ان کے درمیان انتظامی مقدمہ عدالتوں میں لڑا جا رہا تھا۔ موجودہ معاملے میں ٹریبونل نے پایا ہے کہ کپڑے کی درآمد اور تقسیم جو مدعا علیہ کے ذریعے کیا جانے والا کاروبار تھا، مشترکہ

بنیادوں پر کیا گیا تھا۔ خریداریاں مشترکہ تھیں؛ اسی طرح فروخت اور منافع کا تعین مشترکہ بنیادوں پر کیا جاتا تھا اور پھر گروپ کے ہر رکن کے تعاون کردہ سرمائے کے مطابق تقسیم کیا جاتا تھا۔ یہ نتیجہ جو حقیقت میں ایک ہے مدعا علیہ کو "افراد کی انجمن" بنانا ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کاروبار جاری تھا کیونکہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے ضلع میں کپڑے کی درآمد اور تقسیم کے لیے گروپ بنانے والے اراکین کو مقرر کیا تھا۔

مدعا علیہ، یہ تنازعہ نہیں ہے، اس اسکیم پر کام کیا جو ڈپٹی کمشنر نے تیار کی تھی اور اسکیم کے کام کرنے سے منافع حاصل ہوا اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑا کہ اسکیم ڈپٹی کمشنر کے کہنے پر یا اس کے کنٹرول میں تھی۔ اسی طرح کے کنٹرول کی دلیل سے نمٹتے ہوئے، جسٹس سرکار نے کمشنر انکم ٹیکس، مدھیہ پردیش اور بھوپال بنام ویاس اور دھوتی والا میں مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-

”ٹریبونل نے سوچا کہ چونکہ اسکیم مکمل طور پر ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول میں تھی، اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹیکس دہندگان نے اسکیم کو چلا کر کاروبار کیا ہے۔ ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول کی حقیقت ٹیکس دہندگان کے ذریعہ اسکیم کے کام کو ان کے ذریعہ چلائے جانے والے کاروبار سے روک سکتی ہے۔ ہمارے خیال میں، یہ صرف اس بات پر آتا ہے کہ ٹیکس دہندگان نے ایک خاص انداز میں کاروبار کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔

ہم اس مشاہدے سے احترام کے ساتھ متفق ہیں۔ ہمارے خیال میں مدعا علیہ افراد کی ایک انجمن تھی اور اس کا صحیح اندازہ انکم ٹیکس اور اضافی منافع ٹیکس سے لگایا گیا تھا۔

لہذا اپیلوں کو اخراجات کے ساتھ اجازت دی جاتی ہے۔ ایک سماعت کی فیس۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔